ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبآئث (القرآن)

کیکڑا کھانا اکثر فقہاء کے نزدیک حرام ہے

تالیف

حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

(ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

شائع کردہ

إدارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیکڑا (کُرلے, Crabs) کھانا اکثر فقہاء کے نزدیک حرام ہے

اللہ تعالی نے دنیا میں بے شمار چیزوں کو پیدا فرمایای ہے، جن میں سے کچھ چیزوں کوانسانوں کے لئے حلال قرار دیا ہے اور کچھ کو حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **ویحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث.** (طیبات کوحلال کیا ہے اور خبائث کو حرام قرار دیا ہے) طیبات اور خبائث کی تعین رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول و عمل کے مطابق کی جائے گی۔ لہذا فقہاء کرام نے حرام وحلال کی تفصیل بیان فرما کرامت پر بڑا احسان فرمایا ہے۔

ہمارے بچپن میں کیکڑا کھانا معیوب سمجھا جاتا تھا، ادھر چند سالوں سے کیکڑا کھانے کا رواج عام ہوتا جارہا ہے، دعوتوں میں بھی کیکڑے کے گوشت کو عمدہ چیز سمجھ کر کھایا جانے لگا ہے۔ باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا کہ چند علماء بھی اس کو کھا رہے ہیں، تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ اس کی تحقیق ہونی چاہئے، تو بحیثیت شافعی المسلک ہونے کے شوافع کی کتابوں کو دیکھا، تعجب ہوا کہ اکثر فقہاء شوافع نے اس کو حرام لکھا ہے، سمندر کے جانوروں کو کھانے کے سلسلہ میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ (۱) سمندر کا ہر جانور کھانا حلال ہے، یہ قول معمول بہ نہیں ہے۔ (۲) مچھلی کے علاوہ کوئی بھی جانور کھانا حلال نہیں ہے۔ یہ قول فقہاء احناف اور امام شافعیؒ کا ہے۔ (۳) مچھلی کے علاوہ سمندر کا وہ جانور جو خشکی میں حلال ہے، اس کا کھانا

حلال ہے، جیسا کہ سمندر کی بکری اور گائے۔ نیز جو جانور مچھلی کی طرح پانی ہی میں زندہ رہتا ہو اور خشکی میں زندہ نہ رہتا ہو، اور زمین پر چل اور رینگ نہ سکتا ہو، وہ حلال ہے، جیسے جھینگا۔ جو جانور مچھلی کے مشابہ نہیں ہے، پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو اور خشکی میں چلتا اور رنگتا ہو، وہ حرام ہے، جیسے کیکڑا، مینڈک، مگرمچھ، کچھوا وغیرہم، یہ قول اکثر فقہاء شوافع کا ہے۔ بعض فقہاء نے ایسے گوشت کو حرام لکھا ہے، جو صحت کے لئے مضر ہو، کیکڑا اور کینسر بیماری کو عربی میں سرطان کہتے ہیں، اس لئے کیکڑا کا گوشت مضر ہونے کی وجہ سے بھی فقہاء نے حرام لکھا ہے۔

کیکڑا کو انگریزی میں Crabs کہتے ہیں اور ہماری زبان نوایتی میں کُرلے کہا جاتا ہے۔ ذیل میں کیکڑا، کُرلے Kurle، Crabs، سرطان حرام ہونے کے سلسلہ میں فقہاء کے چند اقوال نقل کئے جا رہے ہیں، جس سے معلوم ہوگا کہ کیکڑا، کُرلے کھانا حرام ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ مسلمانوں کو اللّٰہ ورسول کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

(۱) شافعی فقیہ امام الحرمین عبدالملک جوینیؒ (متوفی ۴۷۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

فأما ما يعيش في البر والبحر كالضفدع والسرطان، فالمذهب التحريم، قال الشافعي: هما من مستخبثات العرب. قيل: حضر الشافعي مجلسا، فذكر بعض الحاضرين من مذهب ابن أبي ليلى أنه أباح الضفدع والسرطان، فأخذ الشافعي ينصر

مذهبه. (نهاية المطلب فی درایة المذهب ۱۸/۱۶۰)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک اور کیکڑا، مفتی بہ قول کے مطابق حرام ہے۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کیکڑا اور مینڈک دونوں عربوں کے یہاں مستخبثات یعنی نقصاندہ وگندہ جانور ہیں۔ مشہور ہے کہ امام شافعیؒ کی مجلس میں امام عبدالرحمٰن ابن ابی لیلی کوفیؒ کا تذکرہ ہوا کہ وہ کیکڑا اور مینڈک کے کھانے کو جائز سمجھتے ہیں، تو امام امام شافعیؒ نے حرمت کے دلائل بیان فرمائے۔

(۲) شافعی فقیہ امام محمد غزالیؒ (متوفی ۵۰۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وأما حيوان البحر فتحل جميعها إلا المستخبثات وما يعيش في البر كالضفدع والسرطان. (الوسيط فی المذهب ۷/۱۰۳)

ترجمہ: سمندر کے جملہ جانور کھانا جائز ہے سوائے مستخبثات یعنی نقصاندہ وگندے جانوروں کے اور جو جانور خشکی اور پانی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک (Frog) اور کیکڑا (Crabs) کے۔

(۳) شافعی فقیہ امام یحییٰ نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وما يعيش في البر والبحر كضفدع وسرطان وحية حرام.

(منهاج الطالبين وعمدة المفتين ۱/۳۶۳)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک اور کیکڑا اور

سانپ، ان کا کھانا حرام ہے۔

وعد الشيخ أبو حامد والإمام، وصاحب التهذيب من هذا الضرب الضفدع والسرطان، وهما محرمان على المشهور. وذوات السموم حرام قطعا. ويحرم التمساح على الصحيح، والسلحفاة على الأصح.

(روضة الطالبين وعمدة المفتين ۲۷۵/۳)

ترجمہ: امام ابو حامد محمد غزالیؒ، امام الحرمین عبد الملک جوینیؒ اور محی السنۃ امام حسین بغویؒ نے مینڈک اور سرطان کے کھانے کو حرام لکھا ہے، اور یہی فقہاء شوافع کا مشہور قول ہے۔ سمندر کے جملہ زہریلے جانور کھانا حرام ہے (جیسے سانپ، بچھو وغیرہم)، اور صحیح قول کے مطابق مگرمچھ (Crocodile) کا کھانا حرام ہے، اور کچھوا (Turtle) کا کھانا بھی صحیح قول کے مطابق حرام ہے۔

(۴) شافعی فقیہ علامہ احمد المعروف ابن رفعہؒ (متوفی ۷۱۰ہجری) لکھتے ہیں۔

والصحيح تحريم الضفدع والسرطان والسلحفاة، وبه جزم الماوردی والبندنيجی. (كفاية النبيه فی شرح التنبيه ۲۴۹/۸)

ترجمہ: صحیح قول کے مطابق مینڈک، کیکڑا، اور کچھوا کا کھانا حرام ہے۔ اور یہی موقف امام ماوردیؒ اور امام بندنیجیؒ کا ہے۔

(۵) شافعی فقیہ علامہ سراج الدین عمر ابن ملقنؒ (متوفی ۸۰۴ہجری) لکھتے ہیں۔

وما يعيش فى بر وبحر: كضفدع وسرطان وحية حرام...وأما السرطان والحية، فلما فيهما من الضرر، وكذا ذات السموم.(عجالة المحتاج إلى توجيه المنهاج،ص ۱۷۴۷)
ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک اور کیکڑا اور سانپ، ان کا کھانا حرام ہے۔ کیکڑا اور سانپ کی حرمت ضرر کی وجہ سے ہے، اور اسی طرح جملہ زہریلے جانور بھی حرام ہے۔

(۶) شافعی فقیہ علامہ کمال الدین محمد دمیریؒ (متوفی ۸۰۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

(وما يعيش فى بر وبحر كضفدع وسرطان وحية حرام) وأما السرطان فلاستخباثه، وفيه قول ضعيف أيضا إنه حلال، وإليه ذهب الحليمى إذا ذبح.

(النجم الوهاج فى شرح المنهاج ۹/۲۴۵)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک اور کیکڑا اور سانپ، ان کا کھانا حرام ہے۔ کیکڑا کی حرمت اس کے گندہ اور نقصاندہ ہونے کی وجہ سے ہے، اور امام حلیمیؒ کا ایک قول اس کے حلال ہونے کا ہے، مگر یہ قول ضعیف ہے۔

(۷) شافعی فقیہ علامہ ابوبکر حسینی حصنیؒ (متوفی ۸۲۹ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

يحرم الضفدع والسرطان والسلحفاة على الراجح والله

أعلم. (كفاية الأخيار فى حل غاية الاختصار ۱ /۵۲۷)

ترجمہ: راجح قول کے مطابق مینڈک، کیکڑا، اور کچھوا کا کھانا حرام ہے۔ اللہ اعلم

(۸) شافعی فقیہ علامہ شرف الدین اسماعیل یمنیؒ (متوفی ۸۳۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وما لا يعيش إلا فى الماء حلال كيفما مات ولو لم يشبه السمك، وما يعيش فيه وفى البر يحرم منه ذوات السموم والضفدع والسرطان والتمساح والنسناس وكذا السلحفاة.

(روض الطالب ونهاية مطلب الراغب ۱ /۴۵۵)

ترجمہ: جو جانور صرف پانی میں زندہ رہتا ہو، اس کا کھانا حلال ہے، کسی بھی طرح اس کی موت واقع ہوئی ہو، اگر چہ وہ مچھلی کے مشابہ نہ ہو، اور جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو اس کا کھانا حرام ہے، جیسا کہ جملہ زیریلے جانور اور مینڈک، کیکڑا، مگر مچھ، نسناس (بندر کے مشابہ جانور ہوتا ہے)، کچھوا وغیرہم

(۹) شافعی فقیہ علامہ جلال الدین محمد محلیؒ (متوفی ۸۶۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

(وما يعيش فى بر وبحر كالضفدع) بكسر أوله وثالثه (وسرطان وحية) وعقرب وسلحفاة بضم السين وفتح اللام وتمساح (حرام)، وفى الأولين قول والآخرين وجه بالحل كالسمك والحرمة فى الأربعة للاستخباث وفى الحية والعقرب

للسمية. (شرح المحلی علی المنهاج ۱/ ۴۶۱)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک، کیکڑا، سانپ، بچھو، کچھوا اور مگرمچھ ان کا کھانا حرام ہے۔ مینڈک، کیکڑا، کچھوا، مگرمچھ کے حلال ہونے کے متعلق ایک قول ہے، مچھلی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے۔ لیکن مینڈک، کیکڑا، کچھوا، مگرمچھ کے حرام ہونے کی وجہ اس کے گوشت کے نقصاندہ اور گندہ ہونا ہے اور سانپ اور بچھو کے حرام ہونے کی وجہ ان کا زہریلا ہونا ہے۔

(۱۰) شافعی فقیہ علامہ احمد رملیؒ (متوفی ۹۵۷ ہجری) لکھتے ہیں۔

وإن كان غيره كالضفدع والسرطان والتمساح والسلحفاء وذوات السموم كالحية والعقرب، فحرام.

(فتاوى الرملى ۴/ ۷۱)

ترجمہ: مینڈک، کیکڑا، مگرمچھ، کچھوا اور جملہ زہریلے جانور جیسے سانپ، بچھو کا کھانا حرام ہے۔

(۱۱) شافعی فقیہ علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینیؒ (متوفی ۹۷۷ ہجری) لکھتے ہیں۔

ويحرم ما يعيش في بر وبحر كضفدع وسرطان ويسمى عقرب الماء وحية ونسناس وتمساح وسلحفاة، بضم السين وفتح اللام لخبث لحمها. (الإقناع فى حل ألفاظ أبى شجاع ۷/۷)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک، کیکڑا جس کو پانی کا بچھو کہا جاتا ہے، اور سانپ، نسناس (بندر کے مشابہ ایک جانور ہے)، مگرمچھ، کچھوا کا کھانا حرام ہے۔

(۱۲) المبسوط شافعی میں مولانا احمد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

وہ جانور جو خشکی اور تری دونوں میں زندہ رہتے ہیں، حرام ہیں جیسا کہ مینڈک، کیکڑا، تابیل، اور مگرمچھ۔ (المبسوط، ص۴۰۳)

(۱۳) حنفی عالم علامہ ظفر احمد عثمانیؒ (متوفی ۱۳۹۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وبالجملة فكل ما كان من جنس السمك لغة وعرفا فهو حلال بلا خلاف كالسقنقور والروبيان ونحوهما، والله تعالى أعلم بالصواب. (إعلاء السنن ۱۱۸/۱۷)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ کہ جو جانور لغۃ وعرفا مچھلی کہلاتا ہو، وہ بلا خلاف حلال ہے جیسے سقنقور اور جھینگا، واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

(۱۴) الفقہ الاسلامی کے مصنف شیخ وہبۃ الزحیلیؒ (متوفی ۱۴۳۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وهو الذي يعيش في البر والماء معا، كالضفدع والسلحفاة والسرطان، والحية والتمساح وكلب الماء ونحوها. وفيه آراء ثلاثة: قال الحنفية والشافعية لا يحل أكلها، لأنها من الخبائث،

وللسمية في الحية، ولأن النبي ﷺ نهى عن قتل الضفدع ولو حل أكله، لم ينه عن قتله. (الفقه الإسلامي وأدلته ۴/ ۲۳۳۲)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہے، جیسے مینڈک، کچھوا، کیکڑا، سانپ، مگرمچھ، سمندری کتا، اس کے بارے تین اقوال ہیں، فقہاء حنفیہ اور شافعیہ فرماتے ہیں کہ ان کا کھانا حلال نہیں ہے اسلئے خبائث کی قسم میں سے ہے (خبائث کا کھانا حرام ہے)، اور سانپ میں زہر ہے، اور مینڈک کو مارنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، اگر اس کا کھانا جائز ہوتا ہو آپ ﷺ اس کے مارنے کو منع نہ فرماتے۔

(۱۵) دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاون کراچی کا فتوی:

جھینگا مچھلی حلال ہے، کیکڑا کھانا جائز نہیں، البتہ Lopster بڑا جھینگا کھانے کی گنجائش ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

شائع کردہ: ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

یکم محرم الحرام ۱۴۳۸ھ ہجری مطابق ۲/اکتوبر ۲۰۱۶ء عیسوی بروز اتوار